رجسٹرڈ نمبر ایل ۵ ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُل اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دِن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - دعوت الی الخیر صفحہ ۱ و ۲
سالانہ جلسہ کیلئے روپیہ کی ضرورت صفحہ ۳
بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
نظم - القول المحمود
خطبہ جمعہ صفحہ ۷ و ۸
مسیح اور مہدی دو وجود نہیں ایک ہی مامور کے دو نام ہیں صفحہ ۹
اسمہٗ احمد کی پیشگوئی پر مولوی صدر الدین صاحب سے گفتگو صفحہ ۱۰ و ۱۱
ہنگامہ یورپ سہندوستان کی خبریں صفحہ ۱۲

جلد ۵ | ۲۴ - نومبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۸ - صفر ۱۳۳۶ ہجری | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح معہ رفقاء ۲۲ - نومبر عصر کے وقت دہلی کو واپس تشریف لے آئے۔

(۲) حضرت ام المومنین - جناب میر ناصر نواب صاحب پانی پت ٹھہری ہیں

(۳) مولانا سرور شاہ صاحب دہلی سے فیروز پور جلسہ پر گئے ہیں - اور یہاں سے شیخ محمد یوسف صاحب ۲۳ کو فیروز پور روانہ ہوئے۔

(۴) ۲۰ نومبر کو ننگلی سے مبلغین کامیابی کیساتھ واپس تشریف لے آئے

(۵) حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی دہلی کو اور مولانا غلام رسول صاحب راجیکی لاہور سے ۲۲ کو آئے۔

الفضل نمبر ۴۳ کا پرچہ ابھی شائع نہیں ہوا جو احباب طلب کرتے ہیں نوٹ کریں

دعوت الی الخیر

لندن کے تازہ خطوط

سوئٹسی میں دو نومسلم

لندن میں ایک مسلمان مسلمان ہوا

بہن سلمہ کا میاں مسلمان ہو گیا

موسم کا حال

داعی اسلام قاضی عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی لکھتے ہیں - دو ہفتہ عجیب تغیرات

کے گذرے ہیں۔ ستمبر کے آخر میں چاند کی روشنی سب مہینوں سے زیادہ تھی - اس کو یہاں فصلی چاند کہتے ہیں - کیونکہ ماہ ستمبر میں جو فصلوں کے پکنے کا وقت ہوتا ہے چاند بہت اونچا سر پر آیا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور اس لئے پورے چاند والی راتیں نہایت ہی روشن ہوتی ہیں - اس کے بعد معاً شروع اکتوبر میں بھی موسم میں آناً فاناً تغیر ہو گیا ہے - نہایت خشک اور تیز ہوا کے چلنے کی وجہ سے بعض جگہ برفباری بھی ہوتی ہے - بارش بھی ہو رہی ہے - جاڑے کا سامان بند ہوا ہے - کمروں میں بغیر آگ کے بیٹھنا مشکل ہو رہا ہے - گو یہ تغیر مستقل نہیں - اور امید ہے ایسا موسم فی الحقیقت ایک ماہ کے بعد سے شروع ہو گا - مگر ایسی فوری تبدیلی موسم میں گرم ملک کے رہنے والوں کے لئے باعث تکلیف ضرور ہے - مگر اللہ تعالیٰ کا

شکر اور احسان ہے کہ ہر دو خادم اشاعت دین میں پورے طور سے کوشاں رہے ہیں۔ اور محض اس کے فضل و کرم سے کامیابی پر کامیابی ہو رہی ہے۔

حضرت مفتی صاحب کا دورہ اور نومسلم

۲۰-ستمبر کو حضرت مکرم مفتی صاحب کا لیکچر ایک شہر بنام بسٹر میں قرار پایا ہوا تھا۔ لنڈن سے ۹۹ میل دور ہے۔ مفتی صاحب ناشتہ کے بعد روانہ ہو گئے۔ اور شام کے بعد ان کا لیکچر ایک سیکولر آزاد خیال سوسائٹی کے عظیم الشان ہال میں نہایت کامیابی سے ہوا۔ مفصل ابھی معلوم نہیں۔ کیونکہ مفتی صاحب ابھی تک واپس نہیں ہوئے۔ خطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض آدمی خصوصیت سے اثر پذیر ہوئے۔ اسلام کے متعلق ان کو پھر تبلیغ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اور انشاء اللہ تعالے احباب نہایت خوش کن خبریں جلد سنینگے۔ سر دست خطوط سے اتنا معلوم ہوا کہ تین نو مسلم بھی ہوئے۔

اس اُمید افزا کامیابی سے مفتی صاحب نے واپسی لنڈن کا ارادہ ملتوی کیا۔ اور باوجود موسم ناموافق کے اور شہروں کا دورہ اکسفورڈ اور سوتھسی کا کیا۔ ہر جگہ سے کامیابی کی خبریں آرہی ہیں۔ ابھی تک مفتی صاحب سوتھسی میں ہیں۔ جہاں دو لیکچروں کا انتظام ایک بڑے ہال میں ہوا ہے۔ مفصل پھر

نوٹ لیکن معلوم ہوا ہے کہ دو نو مسلم ہوئے ہیں

لنڈن میں کام

خاکسار بھی ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ کام کرتا رہا ہے۔ اتوار کے روز لیکچر ہستی باری پر تھا۔ حاضرین مختلف رنگوں سے سوالات پوچھتے رہے۔ اور جواب تسلی بخش پاتے رہے۔ یہ سوال بڑی کثرت سے ہو رہا ہے۔ جو فی الحقیقت ہستی باری پر وال ہے۔ اگر خدا ہے تو اس تباہ کن جنگ کو کیوں نہیں روکتا۔ ایک پارک میں ایک دہریہ سے مباحثہ ہوا۔ منوا دینا تو ہمارا کام نہیں۔ مگر ناطقہ اس کا بند ہو گیا سامعین پر بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد غریب عیسائیوں سے مباحثہ ہو گیا۔ ان لوگوں کی حالت بہت قابل رحم ہے۔ ان کو دھوکہ دیا گیا ہے۔ اور وہ دھوکہ میں پڑ گئے ہیں۔ جس سے نکلنا آسان نہیں۔ الا ما شاء اللہ پہلے ان کو نرمی سے سمجھاتا رہا۔ ان کے شکوک اور شبہات کو رفع کرتا رہا۔ مگر ان کی سخت زبانی سے تنگ آکر آخر اُسی رنگ میں جواب دینا پڑا۔

دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا تعالے اپنا خاص فضل اور رحم فرماوے۔ اللہ تعالے سعید روحوں کو اسلام کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔

ایک پادری صاحب اسلام کے قریب۔

ایک پادری صاحب سے خط و کتابت شروع ہوتی ہے۔ وہ نزدیک کے ایک گاؤں کا پادری ہے۔ سعید طبع معلوم ہوتا ہے قرآن شریف اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے لئے للعبہ بھیجے ہیں۔ ان کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اسلامی اصول کی بڑی تعریف کی ہے۔ لکھتا ہے ابھی ختم نہیں کی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب پیش کرنے میں ان تمام کتابوں سے سبقت لے گئی ہے جو میری نظر سے گذری ہیں۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھ کر [illegible] بھی لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ فی الحقیقت بہت متاثر ہوا ہے

ریاست لائبیریا واقعہ مغربی افریقہ سے خط و کتابت

لائبیریا نام کی ایک چھوٹی سی ریاست مغربی افریقہ میں ہے۔ جہاں سے ایک کالج کے پروفیسر نے سلسلہ کے متعلق لٹریچر منگوایا ہے اُمید ہے۔ اس کے ذریعہ تبلیغ حقہ کا راستہ کھلیگا۔ انشاء اللہ

ایک مسلمان مسلمان ہوا

ایک ہندوستانی صاحب جو سیوائی ہوٹل میں ملازم ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ عرصہ سے سلسلہ تبلیغ جاری تھا۔ آخر گذشتہ اتوار کو انھوں نے برضامندی خود سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہونا قبول کیا۔ ان کے بیعت کی فارم حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجدی گئی ہے۔ (پہنچگئی ہے ایڈیٹر)

ایک نومسلم کی کوشش

برادر سعید جن کا نام ولسن ہے ان کے مسلمان ہونے کی خبر پہلے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ ان کی وساطت سے ایک لیڈی کو تبلیغ کا موقع خوب ملا۔ اور بالآخر اسلام قبول کیا۔ فارم بیعت حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی گئی ہے۔ (پہنچ گئی ہے ایڈیٹر) اسلامی نام سعیدہ رکھا ہے۔ عربی پڑھنے کا شوق رکھتی ہے۔ میں نے دو سبق دیئے ہیں۔

ایک نیا رسالہ اور اخراجات کا سوال

ایک نیا رسالہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیا ہے۔ اور اس کا کیا مدعا ہے۔ میں نے لکھ کر طیار کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے آنے پر پریس میں بھیجدیا جاویگا۔ ایسے رسالہ کی بڑی ضرورت ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو خرچ ہوگا۔

اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کی تائید غیبی کرے۔ جو ایک دوسرے سے بڑھ کر مال و جان سے دین کی خدمت کا ثواب عظیم حاصل کریں۔

فرانس سے چندہ

فرانس سے ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے تبلیغ اسلام کے لئے چندہ بھیجا ہے۔ جزاہ اللہ۔ احباب احمدی سب خیریت سے ہیں۔ سب کے لئے دعا۔ اور خاکسار کے لئے بالخصوص۔ اور مفتی صاحب کے لئے بھی والسلام

خاکسار قاضی عبد اللہ عفی عنہ

بڑی خوشی کی خبر

ہمارے ناظرین جن کو بہن سلمہ کے حالات کا علم ہے۔ یہ سن کر بہت خوش ہونگے۔ کہ اللہ تعالے نے اُن کی دعاؤں کو سنا اور ہماری بہن واؤ بہٹ میری کراکسفورڈ کے میاں کراکسفورڈ نے حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اسلامی نام سلیم رکھا گیا۔ مسلم بہن عابدہ زاہدہ مبلغ عورت کی تکالیف رفع ہوئیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

ایک احمدی کے عہدے میں ترقی

معلوم ہوا ہے کہ جناب منشی سعد اللہ خانصاحب بی اے کو گورنمنٹ نے ان کی قابلیت دیکھ کر پوری ملاکسی [illegible] میں ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ عنایت فرمایا ہے۔

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان ۲۴ر نومبر ۱۹۱۷ء

سالانہ جلسہ کیلئے روپیہ کی ضرورت

خداتعالےٰ کے فضل وکرم کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد سعادت مہد میں چوتھا سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جسکی تیاری اور انتظام میں لگ جانے کی ابھی سے ضرورت ہے۔ اور الحمدللہ کہ جن مقامی اصحاب کے سپرد یہ کام ہے۔ وہ مشغول کار ہیں۔ اور ہر طرح کے سامان مہیا کرنے اور جلسہ کو نہایت کامیاب بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ ہر ایک احمدی کی یہی خواہش اور آرزو ہے۔ کہ ہمارا سالانہ جلسہ پوری کامیابی۔ بڑی شان وشوکت اور خاص رونق و زینت کے ساتھ منعقد ہو۔ لیکن یہ آرزو اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہر ایک احمدی اپنی پوری طاقت اور ہمت کے ساتھ اس کی تیاری اور انتظام میں حصہ نہ لے۔ اور اپنے مال اور وقت سے خاص طور پر اسکے لیے حصہ نہ نکالے۔ اسوقت تک جسقدر بھی جلسے ہو چکے ہیں۔ انکی کامیابی اور شان وشوکت پر نظر کرنے سے جو محض خداتعالےٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی سے حاصل ہو رہی ہے۔ ہم نہایت آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ اس سال کا جلسہ بھی گذشتہ جلسوں کی طرح نہیں بلکہ ان سے بڑھ کر کامیاب ہو گا۔ کیونکہ ہماری جماعت کا ہر قدم خداتعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور ہمارے احباب میں دین کے لئے قربانی کے جذبات بیش از بیش ترقی پر ہیں۔ لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ان سعادتمند افراد کے علاوہ جو آج تک جلسہ کی تیاری میں کسی نہ کسی طرح سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان دوستوں کو جنہیں آج تک اس نہایت ضروری اور اہم کام کی تکمیل میں کسی وجہ سے مدد دینے کا موقعہ نہیں ملا۔ یا جو اسی سال داخل سلسلہ حقہ ہوئے ہیں۔ ان کے لئے اس تیاری میں شامل ہونے کا پہلا ہی موقعہ ہے۔ یہ خوشخبری سنا دیں کہ وہ وقت آگیا ہے۔ جبکہ وہ اپنے دامن سعادت کو گوہر مقصود سے بھر سکتے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ جلسہ سالانہ کی آب وتاب کے بڑھانے میں حصہ لے سکتے ہیں ؞

آج کل جنگ کی وجہ سے ہر ایک چیز پر خواہ وہ خوردنی ہے یا پوشیدنی۔ یا کسی اور مصرف میں آنے والی جو ناگوار اثر پڑا ہے۔ اسکی وجہ سے ہر ایک چیز سخت گراں ہو گئی ہے اور یہ گرانی دن بدن ترقی پذیر ہے۔ ایسی صورت میں گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال کے سالانہ جلسہ کے لئے جسقدر اخراجات میں بیشی ہو گئی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اسلئے احباب کرام کو اخراجات جلسہ کے مہیا کرتے وقت اسبات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہمت اور کوشش سے کام لیکر جلدی منتظمین جلسہ کو اخراجات کی طرف سے بے فکر کر دینا چاہیئے ؞

گذشتہ سال سالانہ جلسہ پر صدر انجمن نے بجٹ ۲۵۰۰ رکھا تھا۔ اور تقریباً چار ہزار روپیہ صرف ہوا تھا۔ لیکن اس دفعہ کیا بلحاظ اسکے کہ اسوقت کی نسبت اب اشیاء گراں ہو چکی ہیں۔ اور کیا بلحاظ اسکے کہ جسطرح ہر سال پہلے کی نسبت احباب زیادہ تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس سال کا مجمع بھی پہلے کی نسبت زیادہ ہو گا۔ اخراجات کا اندازہ زیادہ لگایا گیا ہے۔ جن کا اسوقت مہیا کرنا تمام احمدی احباب کا نہایت ضروری اور لازمی فرض ہے ؞

سالانہ جلسہ کی تیاری اور انتظام پر جس قدر روپیہ صرف ہو گا۔ اسکی ادائگی کے ذمہ وار احمدی ہی ہیں۔ اور وہی اس کو ادا کرینگے۔ لیکن ضرورت اسبات کی ہے کہ کسی اور وقت میں ادا کرنے کی بجائے اس وقت جبکہ انتظام جلسہ کیا جاتا ہے۔ ادا کیا جاوے۔ تاکہ منتظمین جلسہ آسانی اور سہولت کے ساتھ ضروری اشیاء کی فراہمی کا کام کر سکیں اور وہ فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ جو نقد قیمت ادا کر کے مال خریدنے پر ہوا کرتا ہے۔ اگر روپیہ ہاتھ میں ہو تو جہاں سے عمدہ اور اچھی اور ارزاں چیز مل سکے۔ وہاں سے خریدی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ تو مجبوراً گراں اور ناقص چیز کو لینا پڑتا ہے۔ اور اس طرح ایک تو روپیہ زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے حسب منشاء مال نہیں مل سکتا۔ پس اس قسم کے نقصانات اور مشکلات سے بچانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ اخراجات جلسہ کو بہت جلدی فراہم کر دیا جائے اور وہ اس طرح کہ جہاں جہاں احمدی انجمنیں ہیں۔ وہاں کے سکرٹری صاحبان اور جہاں نہیں وہاں کے اور احباب خاص طور پر محض اخراجات جلسہ کے لئے چندہ جمع کر کے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھیجدیں۔ احباب اسبات کو خوب یاد رکھیں۔ کہ جسقدر وہ زیادہ اس کام میں کوشش اور سعی فرماوینگے۔ اسی قدر زیادہ شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ جلسہ ہو گا۔ اور ہمارے ایمانوں کو تازہ کرنے کا باعث بنے گا۔ پس بہت جلدی اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے ؞

اسمیں شک نہیں کہ ہمارے احباب تمام سال ہی اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں۔ لیکن سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کا ایک خاص نشان ہے۔ اور ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے اس کے کامیاب اور بارونق بنانے کے لئے جسقدر بھی کوشش اور سعی کی ضرورت ہو اس کا کرنا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ پھر ہمارے لئے جلسہ کیلئے خرچ کرنا کیا ہی عجیب رنگ رکھتا ہے۔ باوجود اسکے اس سے مستفیض ہونے والے ہم خود ہی ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ خدا کی راہ میں صرف ہوتا اور ہمارے لئے ثواب عظیم کا موجب ٹھہرتا ہے ؞

پس اس موقعہ پر نہایت فراخ حوصلگی سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرنے کیلئے منتظمین جلسہ کو کافی روپیہ مہیا کر دینا چاہیئے ؞

اُمید ہے کہ ہماری اس گذارش پر خاص طور پر توجہ فرمائی جاوے گی ؞

یہ بھی ہمارے احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جلسہ کی امداد صرف روپیہ سے ہی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو احباب زمیندار ہیں۔ وہ اجناس سے بھی مدد فرما کر منتظمین جلسہ کے کام میں بہت حد تک سہولت پیدا کر سکتے ہیں اللہ تعالےٰ ہمارے سینوں کو کھولدے۔ آمین

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی

(جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

وہ جو مسیح موعود میں ہوکر ہمارے بھائی کہلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں۔ اسی کی جڑھ میں کلھاڑا چلا رہے ہیں۔ مسیح موعود راستباز ہے۔ مگر اس کی پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ یہ نیا منطق ہے۔ جس کی تعلیم اشاعت اسلام کالج میں ہوئی ۔ جس کے پروفیسر صاحب تو کسی مشن کمپونڈ کی سیر کر رہے ہیں۔ اور ایک فارغ التحصیل طالب علم صاحب جو پیغام کی کرسی ادارت پر دوست محمد کے نام سے جلوہ افروز ہیں۔ ایک مضمون لکھتے ہیں۔ بہ عنوان "حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اپنے قبیلہ کے بارے میں" اور اس میں انجام آتھم صفحہ ۲۲۳/۲۲۴ کے حوالہ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ ضرور تھا کہ مسیح موعود کی اولاد غالی بن کر ضالین ہو۔ اور اصل تعلیم کی تکذیب کرے۔ حضرت اقدس نے عربی کے ساتھ فارسی ترجمہ بھی دیا ہے۔ مگر بعض کھوپریاں ہی ایسی الٹی ہوتی ہیں کہ وہ بات کو اس سنس میں نہیں لیتیں جس میں وہ لکھی گئی ہو۔ دیکھئے عبارت یوں ہے:-

"وان عشیرتی سیرجعون مرۃ اخریٰ۔ الی الفساد ویتزایدون فی الخبث والعناد...... وانی اراہم انہم قد مالوا الی سیرہم الاولیٰ وقست قلوبہم کما ہی عادۃ النوکیٰ ونسوا ایام الفزع وعادوا الی التکذیب والطغویٰ فسینزل امر اللہ اذا رئی انہم تیزایدون"

اس عبارت میں چار اندرونی شہادتیں ایسی ہیں جو ثبوت ہیں اس بات کا کہ یہ پیشگوئی حضور علیہ السلام کے بیٹوں کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ اس قبیلہ کے لئے ہے۔ جو آپ کے جدی رشتہ داروں میں سے ہیں۔ اور امر نکاح میں مانع ہوئے۔

پہلی شہادت یہ کہ اس سے پہلے ذکر ان رشتہ داروں کا ہے۔ جو امر نکاح میں مخالفت کرتے رہے اور پھر رجوع کر کے وعید سے بچ گئے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"فالحاصل انہم لما تخوفوا بعد موت احمد (بیگ) ..... وانقضت ایام المیعاد الارتعاد وکذلک فزعت امہا واخواتہا وذبن فی فکر موت الختن ...... وجعلن عمرن ادقاتہن بالصلوٰۃ والدعوات والصیام والصدقات .... فالحاصل انہم لما تابوا تاب اللہ علیہم بالرحمۃ والمغفرۃ .... ثم ماخلت لکم ان القضیۃ علی ہذا القدر تمت .... بل الامر قائم علی حالہ ...... وان عشیرتی الخ"

یعنی جب وہ احمد بیگ کی موت سے بہت خوفزدہ ہوئے۔ اور کانپتے ہوئے ایام میعاد گذارے۔ اور اس کی ماں اور بہنیں داماد کی موت کی فکر میں گھلنے لگیں۔ اور صوم وصلوٰۃ صدقہ وخیرات میں مشغول ہوئیں۔ تو خدا نے رحم کر کے وعید کو ٹال دیا۔ اور پھر بات یہیں تک ختم نہیں ہو گئی۔ بلکہ وہ امر اپنے حال پر قائم ہے اور میرا عشیرہ پھر فساد کی طرف لوٹے گا۔

عبارۃ مندرجہ بالا سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ یہاں کس قبیلہ کا ذکر ہے۔ پس اس سے اولاد کے حق میں پیشگوئی نکالنا بے ایمانی ہے۔

دوسری شہادت فقرہ سیرجعون مرۃ اخریٰ الی الفساد ہے۔ یعنی جن کے بارے میں فساد کی پیشگوئی ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو پہلے ایک دفعہ فساد کر چکے ہیں۔ جبھی تو لفظ "یرجعون" اور "مرۃ اخریٰ" (دوسری بار) استعمال فرمائے۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے احمدی بیٹے بیٹوں میں سے کسی نے پہلے فساد نہیں کیا۔ بلکہ وہ پیدا ہی احمدیت پر ہوتے ہیں۔ پس وہ اس پیشگوئی کے کیونکر مورد ہو سکتے ہیں۔

تیسری شہادت حضور ارشاد فرماتے ہیں یتزایدون فی الخبث والعناد۔ یعنی ان میں پہلے بھی ناپاکی اور عناد ہوگا۔ اور پھر یہ کہ انہم قد مالوا الی سیرہم الاولیٰ۔ "وہ اپنی پہلی خصلت پر واپس چلے جائیںگے۔ یہ بھی دلیل قوی ہے۔ اس بات پر کہ یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جن کی پہلی عادتیں خراب تھیں اور پہلے ان پر تکذیب کی حالت گذر چکی ہے۔ ہر سہ صاحبزادگان والا تبار پر تو تکذیب کا کوئی زمانہ ہی نہیں گذرا۔ پس ان پر یہ الفاظ کیونکر صادق آسکتے ہیں۔

چوتھی شہادت ونسوا ایام الفزع وعادوا الی التکذیب والطغویٰ۔ یعنی یہ پیشگوئی ان رشتہ داروں کے بارے میں ہے۔ جن پر ایام خوف پہلے آچکے ہیں۔ اور جو ایک بار اول تکذیب اور سرکشی کر چکے ہیں۔ کوئی شخص دشمن سے دشمن بھی نہیں کہہ سکتا کہ مسیح موعود کی پاک اولاد پر کبھی ایسا زمانہ آیا ہو پس یہ پیشگوئی ان کے لئے قرار دینا ایک ظلم عظیم ہے۔ جو صرف پیغام بلڈنگس میں ہی ہمارے مولانا امروہوی کے زیر سایہ سرزد ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس طرف وہم وگمان بھی نہیں جا سکتا کہ اس میں ان قدسی نفوس کا ذکر ہے جو خدا کے ہاتھوں سے پاک کئے گئے اور جن کے لئے آیت تطہیر نازل ہوئی (دیکھو وحی مسیح موعود)

بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ پیشگوئی حامیان پیغام کے امیر اور اس کے رفقاء کے بارے میں ہے۔ کیونکہ ان پر یہ باتیں صادق آسکتی ہیں ان پر ایسا زمانہ گذرا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کے مکذب بھی تھے۔ اور امر حق سے سرکشی کرتے تھے۔ پھر خدا نے ان کو رجوع الی الحق کی توفیق دی۔ مگر جلد ہی وہ اپنی پہلی خصلتوں کی طرف مائل ہو گئے۔ ان کے دل سخت پتھر بن گئے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ غلو تکذیب میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور عادت النوکیٰ ان میں واپس آرہی ہے۔ اور تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عشیرہ کے معنی قبیلہ ہیں۔ اور ہم قبیلہ نہیں۔ سنو! عشیرہ کے معنی صدیق بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو تاج العروس العشیر۔ الصدیق قولہ تعالیٰ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ آپ لوگ کبھی حضور کی دوستی کا دم بھرتے تھے۔ گو اب دشمن ہوگئے ہیں

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے

پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حبّ حاجت برار
شر الذین انعمت علیہم - اس کا موید ہے -

پھر حضرت اقدس کی اور پیشگوئیاں جو ہیں - وہ بھی مدنظر رکھ کر اس عبارت کے معنی کرنے چاہئیں -

اول - وہ حدیث جو میں نے محب قدیم مولانا محمد حسین صاحب کی خدمت میں پیش کی تھی یتزوج ویولد لہ اور جس کا جواب اب تک ان کے ذمہ ہے - اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے مسیحیت میں صادق ہیں تو ضرور ہے کہ آپ کے بیٹے آپ کی تعلیم پر خاتم ہوں اور آپ کے عقائد کی اشاعت کرنے والے ہوں -

دوم حضور نے بطور قاعدہ کلیہ فرمایا -

ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین (آئینہ کمالات اسلام)

اور اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے کہ تینوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کی بشارت قبل از وقت حضور نے شائع کی - اور انھیں اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا -

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بلکہ حضرت محمود کی نسبت تو صریح الفاظ میں ہے کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا - اور اولوالعزم اس پیشگوئی کے درباره محمود ہونے سے مولوی محمد علی صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے - انہیں بھی رسالہ مصلح موعود میں مانتے ہی بن پڑی - پس جن کے لئے یہ حتمی وعدہ ہو وہ کیونکر تمھاری بیان کردہ پیشگوئی کی زد میں آ سکتے ہیں -

سوم - حضور نے پیشگوئی فرمائی ہے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب اگر سب بیٹے بقول شما ضالین میں داخل ہیں - تو وہ محبوب ربانی کون ہے ؟ وہ قمر الانبیاء کہاں ہے جس سے اندھیرا دور ہونا تھا - اے پیغام والو سوچو - حضرت کی اولاد کو گمراہ کہہ کر حضور کی پیشگوئیوں کی تکذیب کر رہے ہو -

چہارم - تریاق القلوب میں ہے صفحہ ۶۵

" سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا - اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا - جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا - اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے -

دیکھو اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ خدا کا مسیح فرما رہا ہے کہ خواجہ میر درد کے خاندان کی لڑکی (ام المومنین) اس لئے میرے نکاح میں آئی کہ اس سے وہ اولاد پیدا ہوگی جو ان نوروں کو دنیا میں پھیلا دیگی جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے - اور تم (اونا حق کوشو) کہتے ہو کہ وہ نوروں کی مٹانے والی ہے - جو مسیح موعود اپنے ساتھ لایا - شرم کرو کہ باوجود ادعاء مریدی تمھاری زبانوں سے ایسے کلمات نکلتے ہیں جو دشمنوں کے منھ سے نکلنے چاہئیں -

پنجم لجۃ النور صفحہ ۷۵ میں فرماتے ہیں -

فوہب لی ربی عزۃ الدارین وبشرنی بشرف الکونین وقد لا یری الانسان موالہ من ورائہ ولا یکون لہ ولد یرثہ بعد فنائہ فیاخذہ غم وضجر وکابۃ بعدم ابناءہ ...... فما مسنی ہذا الحزن لطرفۃ عین بفضل اللہ ورحمتہ واعطانی ربی ابناء لخدمۃ ملتہ

مجھے میرے مولا نے دارین کی عزت بخشی ہے - بعض انسان ایسے ہوتے ہیں - کہ وہ اپنے پیچھے وارث نہیں رکھتے اور اس سے وہ سخت غمناک ہوتے ہیں - مگر میرے مولیٰ نے مجھے ایک پل کے لئے بھی اپنے فضل و رحم سے یہ فکر لاحق نہیں کی - اور مجھے بیٹے بخشے ہیں اپنے دین کی خدمت کے لئے -

اب مسیح موعود تو خدا کا شکر کر رہا ہے اور اپنا امتیازی نشان بتاتا ہے کہ مجھے ایسی اولاد بخشی - جو میری جانشین ہے - دنیاوی مال کے لئے نہیں - بلکہ دین کی خدمت کے لئے - اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ مسیح موعود کو خدا نے ایسی اولاد دی جو خدا کے دین کی خدمت نہیں - بلکہ بیخ کنی کر رہی ہے - تف ہے اس عقیدہ پر مسیح موعود کی اولاد کے دشمنو ! لست مرسلا کہنے والو ! تم جو کبھی کچھ لکھو ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو - تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھاؤ -

ششم مسیح موعود کی جو دعائیں اپنے بیٹوں کے حق میں ہیں - ان کو ضالین ماننے کی صورت میں وہ سب اکارت جاتی ہیں - اور جب اپنے بیٹوں کے حق میں درد دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کا نتیجہ یہ نکلا - تو پھر تم لوگ کس شمار و قطار میں ہو - اپنی فکر کرو مسیح موعود تو ان کے لئے دعا کرتا ہے " چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے " اور " یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے " اور آپ کہتے ہیں کہ شرک کی نجاست میں مبتلا ہیں -

پھر خدا کا مرسل درگاہ باری میں عرض کرتا ہے
(ا) " تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا "
(ب) یہ تینوں تیرے چاکر ہو دیں جہاں کے رہبر
یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہو دیں نور یکسر

اور تم کہتے ہو کہ وہ جہان کے گمراہ کرنے والے دین کی ظلمت بن گئے - افسوس ہے تم پر جو خدا کی وحی اجیب کل دعائک الا فی شرکائک کو بھی جھٹلا رہے ہو -

ہفتم الوصیت میں حضور نے مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی اور اس کی نسبت اعلان فرمایا کہ اس میں وہی دفن ہونگے - جو خدا کے علم میں بہشتی ہونگے - اور پھر دوسروں کے لئے تو جائداد کے دسویں حصہ کی شرط لگائی مگر

اپنی نسبت فرمایا کہ میں اور میرے اہل وعیال اس شرط سے مستثنیٰ ہیں۔ اور اعتراض کرنے والا منافق ہے اس شرط کے استثناء سے ثابت ہے۔ کہ حضور کی احمدی اولاد اور زوجہ محترمہ (اہل وعیال کا دائرہ خواہ کتنا بھی کم کرو یہ اس سے باہر نہیں ہو سکتے) یقینی طور پر علم الٰہی میں بہشتی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ مگر تم نہایت دلیری سے انھیں غالی اور ضالین اور مشرک اور عقائد فاسدہ کے حامی اور بیخ کن تعلیم اسلامی قرار دیکر دوزخی بتا رہے ہو۔ کیا یہ دوسرے الفاظ میں مقبرہ بہشتی کے انتظام پر اعتراض نہیں۔ اور تم نے الوصیت میں نہیں پڑھا کہ اعتراض کرنے والا منافق ہے

ہشتم پیشگوئی ان عشیرتی سیرجعون الی الفساد مورخہ ۱۸۹۲ء تو پوری بھی ہو چکی ہے۔ مرزا احمد بیگ تو ستمبر ۱۸۹۲ء کو فوت ہو گیا۔ جس کے بعد آپ کے قبیلہ میں سے بعض نے آپ کو عجز و نیاز کے خط لکھے اور توبہ و استغفار سے بقیہ وعید سے محفوظ رہے۔ لیکن اس کے بعد ۵ جنوری سن ۱۹۰۰ء کو پھر فساد شروع ہوا جس کا ذکر مولانا عبدالکریم ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔ "ان کی انتقامی قوت اور بہیمی جوش نے ایک نئی اور عجز ترتیب راہ نکالی۔ ہماری مسجد کو آنے والی اور شارع عام گلی کو کچی اینٹوں سے پاٹ دیا" وغیرہ ذالک۔ اس کے نتیجہ تباہی اور بربادی ہوئی۔ اس کے گواہ در و دیوار ہیں دیکھنے والے دیکھیں اور عبرت حاصل کریں۔

اور اگر تمھاری ریشہ دوانیوں سے کسی آئندہ زمانہ میں مادۂ فاسد میں پھر فوران ہو تو ہم اسپر بھی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہونگے۔

دوسرا حوالہ جو تحفہ گولڑویہ کا پیش کیا گیا ہے اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں۔ حضرت اقدس کی اصل عبارت کو سامنے رکھ کر سیاق سباق کو دیکھیں۔ اس میں مدعیان اسلام مخاطب ہیں ان کو دو ہدایتیں فرمائی ہیں (۱) یہود کی طرح آنیوالے مسیح موعود کی تکذیب میں جلدی نہ کریں (۲) ایسا ہی عیسائیوں کیطرح اپنا دامن درست نہیں اور ناجائز صفات اپنے پیشوا کی طرف منسوب نہ کریں۔ پہلے نمبر میں اگر یہ بتایا ہے کہ آنیوالے مسیح کو بشر رسول کہیں۔ ۱۹۰۰ سال سے آسمان پر بجسد عنصری زندہ نہ مانیں۔ (ب) اسے مردے زندہ کرنیوالا نہ جانیں۔ (ج) عالم الغیب نہ کہیں (د) یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ وہ تمام جہان کو مسلمان کر دے گا۔ کہ یہ کام سید المرسلین نے بھی نہیں کیا۔ یہ ہیں وہ ناجائز صفات کہ جن سے منع کیا ہم جو آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہتے ہیں۔ تو قرآن مجید میں ہم

نظم

حالِ دل

"دوہی دن میں رنج فرقت کا گلا ہونے لگا"
خوب ظاہر شیوۂ صبر و رضا ہونے لگا

"تابہ تو مشغول تو بادیگراں" کہنا عبث
میں تو اس کا ہو چکا وہ کیوں مرا ہونے لگا؟

پہلے پہلے جھینپتے تھے بات کرتے رکتے تھے
اب تو میرا اور ان کا سامنا ہونے لگا

تیر از ہد خشک جائے بھاڑ میں اے شیخ نجد
میں غریق لجۂ آب بقا ہونے لگا

خم کے خم لنڈھتے چلے جائیں گے تیرے عہد میں
ناروا جس کو سمجھتے تھے روا ہونے لگا

گفتگو ہو بھی گئی ان سے تو کیا ہے جیش وصل
دم بدم بڑھ بڑھ کے دگنا چوگنا ہونے لگا

گھر کی چلمن سے جنہیں تھا جھانکنا تک ناگوار
بے حجاب ان کا گذر اب جابجا ہونے لگا

ہر نماز شوق میری ہو ہی جاتی ہے قضا
جب سے ان کا حسن سرگرم ادا ہونے لگا

نالۂ جانسوز کیوں نکلے نہ میرے قلب سے
جو اذاں کا وقت تھا صرف دعا ہونے لگا

یاد آ آ کر مجھے وہ درس نورالدین کا
اس دل ناشاد میں ناسور سا ہونے لگا

اس لئے کہتے کہ دو ہی گھونٹ پلوا دو مجھے
حال بد سے بدترین ساقی! مرا ہونے لگا

خوب کھل کھیلو رقیبوں سے۔ جو چاہو کرو
کیا بگڑتا ہے مرا۔ میں کیوں خفا ہونے لگا

ضبط راز عشق کا اکمل یہی تھا حوصلہ؟
شکوۂ جور بتاں یوں برملا ہونے لگا

سالانہ جلسہ کے اخراجات

میں اس وقت ایک نہایت ہی ضروری کام کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ یہ تو آپ کو علم قبل از وقت ہے۔ کہ ہمارا ہر ایک جلسہ سالانہ اخیر عشرہ دسمبر میں ہمیشہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسی طرح ہوتا رہیگا۔ چنانچہ اس سال کا جلسہ سالانہ بھی بالکل قریب آگیا ہے۔ اس میں اب ایک ماہ اور صرف چند ایام باقی ہیں۔ اب اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے سب سے پہلا اور سب سے ضروری سوال جو ہے

"اخراجات جلسہ سالانہ"

کا سوال ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سال ہر ایک چیز گراں ہے۔ اس سال جلسہ کے لئے گذشتہ سالوں کی نسبت اخراجات کی بہت زیادتی ہوگی۔ میں احباب کی اطلاع کے لئے گذشتہ تین سال کا آمد و خرچ ذیل میں دیدیتا ہوں۔ بیرونی انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان اور دیگر احباب ان نگروں کو ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ کس قدر آمد و خرچ ہے۔ میں ان تین سال کے علاوہ بھی دیکھتا رہا ہوں کہ آمد و خرچ میں ا و ۲ کی نسبت رہی ہے۔ یعنی خرچ آمد سے دوچند تھا۔ ان تین سالوں میں بھی یہی حال ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ہر ایک تحریک کا اثر انہی کی جیبوں پر پڑتا ہے۔ جو ہمیشہ اپنا چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ ہاں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ بعض جگہوں پر ایسے احباب بھی ہیں۔ جن سے چندہ کی وصولی کا کوئی انتظام نہیں۔ بعض مقامات سے میرے پاس اس قسم کی رپورٹیں آتی رہی ہیں کہ فلاں دوست چندہ دینے میں لاپرواہی کرتے ہیں۔ یا یہ کہ بہت تقاضہ کے بعد دیتے ہیں۔ میں نے بہت غور کے بعد دیکھا ہے کہ اگر بیرونی انجمنیں اپنا چندہ ۹ پائی فی روپیہ کے حساب سے صدر انجمن اور ترقی اسلام کے واسطے ماہوار باقاعدہ دیا کریں تو پھر اتنی ضرورت نہیں رہتی کہ ہم تحریک کریں۔ پھر میں یہ بھی دیکھتا ہوں

کہ جب کسی فنڈ یا مد کے واسطے تحریک کی جاتی ہے تو اکثر جگہ کے سکرٹری صاحبان اس فنڈ میں ماہوار جمع شدہ چندہ دیدیتے ہیں۔ جس کے لئے تحریک ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ چندہ دراصل ان کا معمولی ماہواری چندہ تھا۔ اور نئی تحریک کے لئے ضروری تھا کہ اس کے لئے الگ چندہ لیا جاتا۔ لیکن ایسا بہت ہی کم جگہوں پر کیا جاتا ہے۔

اس لئے میں اس تحریک جلسہ سالانہ کے اخراجات کو پیش کرنے سے پیشتر یہ امر احباب کے ذہن نشین کرا دینا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے واسطے چندہ معمولی ماہواری چندہ سے علیحدہ لیا جاوے۔ تاکہ اس کا اثر اس ماہواری چندہ پر نہ پڑے۔ اب آپ کے ملاحظہ کے لئے گذشتہ تین سال کی آمد و اخراجات ذیل میں لکھتا ہوں۔

	آمد	خرچ
جلسہ ۱۹۱۴ء	۲۳۴۲ - ۱۵ - ۴	۳۷۱۳ - ۱۴ - ۳
جلسہ ۱۹۱۵ء	۱۵۸۵ - ۹ - ۰	۳۹۶۸ - ۵ - ۰
۱۹۱۶ء	۲۰۰۹ - ۲ - ۳	۳۴۸۰ - ۴ - ۹
	۵۹۳۷ - ۱۰ - ۷	۱۱۱۶۳ - ۸ - ۰

ان رقوم کو ملاحظہ فرمادیں ہر ایک سال میں آمد خرچ سے قریبًا نصف ہے۔

سکرٹری صاحبان انجمنہائے بیرونی کی خدمت میں یہ بھی عرض کردوں کہ اس کمی آمد کا اثر لنگر خانہ پر جا کر پڑتا ہے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو لنگر خانہ کی مد ۱۸۴۲۵ - ۷ - ۱ روپیہ کی مقروض تھی۔ اگرچہ یہ بات بھی احباب کی توجہ کے قابل ہے کہ لنگر خانہ کی آمد ہمیشہ اس کے خرچ سے کم رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لنگر خانہ کی مد اتنی بڑی رقم کے واسطے مقروض ہے اب میں اپنے اصل مطلب کی طرف لوٹ کر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سکرٹری صاحبان اخراجات جلسہ سالانہ کے سوال کو اپنی اپنی انجمنوں کے سامنے پیش فرمادیں اور ہر ایک دوست سے اس کے لئے رقم وصول کریں اور وعدے لکھا کر ان کی وصولی کا کوئی احسن اور عمدہ انتظام فرمادیں۔

مجلس معتمدین نے اجلاس نمبر ۱ میں اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے منظوری دیدی ہے۔ چنانچہ میرے پاس اس کے بل بھی آچکے ہیں۔ لیکن اس مد میں آج تک کل تین روپے وصول ہوئے ہیں۔ اب ان بلوں کو کس طرح ادا کیا جاوے۔ ادھر جلسہ کے لئے انتظام بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وقت بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور ادھر اس مد کا روپیہ بالکل نہیں ہے۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ لہذا ضرورت ہوئی کہ احباب کی خدمت میں بڑے زور سے عرض کروں کہ زیادہ سے زیادہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک احباب اس کا بندوبست فرمادیں۔ اس سال کم از کم پانچ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ پس مجھے امید ہے کہ تاریخ مقررہ تک یہ رقم احباب کی سعی سے مل جائیگی آخر پر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم آپ کے دلوں میں اس ضرورت کے لئے القا فرماوے ہاں احباب ضلع گورداسپور اجناس بھی اس ضرورت کے لئے عنایت فرما سکتے ہیں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

القول المحمود سکرٹری انجمن ترقی اسلام تحریک فرماتے ہیں کہ سید محمد احسن صاحب امروہوی نے ایک کتاب حضرت مسیح موعود کے دعاوی صادقہ نبی اللہ مسیح احمد ہونے کی تردید القول المجدد کے نام سے لکھی تھی جس کا دندان شکن مسکت مفحم جواب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے القول المحمود میں دیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف غیر مبائعین پر بلکہ غیر احمدیوں پر بھی حجت ہے۔ اس میں قرآن و حدیث سے علوم عقلیہ و نقلیہ کے رو سے کافی بحث ہے۔ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ فاضل امروہوی نے جب مرکز سلسلہ احمدیہ سے قطع تعلق کیا۔ تو مسئلہ ان کی علمی پردہ دری بھی کیسی ہوئی۔ بعض ایسی فاش غلطیاں لائق مولف نے دکھائی ہیں کہ انی مھین من اراد اھانتک کا الہام نئی شان میں پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ علم منطق میں تو امروہوی صاحب بالکل ہی کورے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ایک باطل کش حربہ ہے جو ہماری جماعت کے پڑھے لکھے ممبر کے پاس ہونا چاہئے قیمت ۸ عـــ

خطبہ جمعہ

حق کے قبول کرنے میں کسی کی پروا نہیں ہونی چاہئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ فرمودہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء بمقام دہلی

(مرتبہ ایڈیٹر الفضل)

حضور نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔

کلمہ شہادت جو اسلام کا اصل الاصول اور تعلیم اسلام کا خلاصہ ہے۔ اور جس کا اقرار کئے بغیر کوئی انسان کسی صورت میں مسلمان ہی نہیں ہو سکتا اپنے اندر ایسے وسیع مطالب اور معانی رکھتا ہے۔ کہ جن کی حد بندی کرنا کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ اور اس کے مطالب کو ایک یا دو یا اس سے زیادہ تقریروں یا کتابوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا اس کلمہ کے جو اسلام کی تمام تعلیم کا قائم مقام رکھا گیا ہے صرف دو فقرے ہیں۔ ایک لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا محمد رسول اللہ ان دونوں فقروں کے اقرار کرنے کا جو یہ مطلب رکھا گیا ہے کہ انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان میں اسلام کی ساری تعلیم آجاتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہیں تو پھر ان کے کہنے سے کوئی مسلمان کیونکر ہو سکتا ہے۔ کسی کام کے کرنے والا اس کو کہا جاتا ہے۔ جو اس تمام کام کو کرے۔ ورنہ وہ کام کرنے والا نہیں کہلا سکتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی مکان میں اپنی ایک انگلی داخل کردے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جائیگا کہ وہ مکان میں داخل ہو گیا ہے۔ ہاں جب وہ اپنا سارا جسم مکان میں داخل کردے گا تب کہا جائیگا کہ مکان میں داخل ہو گیا ہے

ص چونکہ اشاعت مقصود ہے [illegible]

تو ان دو فقروں کے کہنے والے کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ فقرے اسلام کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہیں۔ پس اسلام کے وہ تمام احکام جو بڑے سے بڑے ہیں۔ اور تمام وہ جو چھوٹے سے چھوٹے ہیں۔ وہ ان دو جملوں میں شامل ہیں۔ لیکن بہت لوگوں کو اس سے غلطی لگی ہے۔ اور انھوں نے خیال کر لیا ہے کہ بس یہی دو فقرے ہیں۔ جن کا اقرار کر لینا ضروری ہے باقی جس قدر اسلام کے احکام ہیں۔ ان کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ اسلام کے تمام احکام انھیں دو فقروں کے اندر داخل ہیں۔ اس لئے ان کا ماننا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ ایک موقعہ پر آپ نے صرف یہ کلمہ بیان فرمایا ہے۔ مگر ساری تشریحات کو اس میں داخل قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ عبد القیس قبیلہ کا وفد جب آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے اور ہمارے درمیان ایک ایسی روک حائل ہے جو ہمیں بار بار آپ کے پاس نہیں آنے دیتی اور وہ مضر قبیلہ کے لوگ ہیں۔ جو اسلام کے سخت مخالف اور ہمارے بڑے دشمن ہیں۔ ان میں سے گذر کر ہم سوائے اشہر حرم کے اور کسی مہینے میں آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے آپ ہمیں کوئی ایسی تعلیم بتا دیں جو ہم اپنی قوم کو دے سکیں۔ اور وہ ہدایت پا جائے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا۔ کہ میں تمھیں چار باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار کے کرنے سے روکتا ہوں۔ وہ چار باتیں جن کے کرنے کا آنحضرت صلعم نے ان کو حکم دیا ان میں سے ایک یہ تھی کہ اللہ کے ایک ہونے پر ایمان لانا۔ بس اتنا ہی آپ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ اپنی رسالت کے اقرار کا ذکر ہی نہیں کیا۔ پھر آپ نے ان سے سوال کیا کہ جانتے ہو خدا کو ایک ماننے کے کیا معنی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے جس طرح آج کل بعض لوگوں نے اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول اللہ کے ظاہری الفاظ کو مد نظر رکھ کر غلطی کھائی ہے۔ اور یہ نہیں سوچا کہ اس میں اسلام کی تمام تعلیم کو خلاصہ کے طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اس غلطی میں مبتلا ہو جانے کا خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق پیدا ہوا۔ اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اس کا تم کیا مطلب سمجھتے ہو۔ انھوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کو ایک سمجھو۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رسول یقین کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب سے معلوم ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول ماننا خدا تعالےٰ کو ایک ماننے کے اندر داخل ہے۔

پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ایک فقرہ جو مجمل اور مختصر طور پر بیان کیا جاتے۔ گو بظاہر وہ ایک ہی بات نظر آئے۔ لیکن جب اس کے مفہوم کو وسیع کیا جائے۔ تو اور بھی بہت سی باتیں اس میں شامل ہوتی ہیں۔ اس بات کے ثابت ہو جانے کے بعد جب کلمہ شہادت پر غور کیا جائے۔ تو یہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ یہ کلمہ اگرچہ صرف دو جملوں سے مرکب ہے۔ لیکن اس میں اسلام کی ساری تعلیم کو خلاصۃً رکھدیا گیا ہے۔ اور جس طرح صرف لا اله الا الله کے اندر محمد رسول اللہ بھی آجاتا ہے۔ جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا فرمایا ہے اسی طرح ان دونوں جملوں میں باقی تمام اسلام کی باتیں آجاتی ہیں۔ اگر انسان لا اله الا الله پر غور کرے تو خود بخود اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ رسولوں کا ماننا اس کے اندر آجاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک ہونے کا پتہ رسولوں کے ذریعہ لگتا ہے۔ اور اگر وہ نہ بتائیں تو پھر یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے ایک کمرہ ~~کے اندر~~ اگر کچھ آدمی بیٹھے ہوں۔ تو اس کمرہ کے باہر کے لوگ نہیں معلوم کر سکتے کہ اس کے اندر کوئی بیٹھا ہے یا نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اندر جا کر دیکھ آئے اور پھر آکر بتائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اتنے آدمی بیٹھے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ تو ایک پوشیدہ ہستی ہے۔ اس لئے لوگ نہیں جان سکتے کہ خدا ایک ہے، یا زیادہ۔ لیکن وہ انسان جو اس کی طرف سے بھیجا جاتا ہے۔ اور جس کا خدا تعالےٰ سے پورا پورا تعلق ہوتا ہے۔ وہ جب بتاتا ہے کہ خدا ایک ہے تو پھر لوگ لا اله الا الله کا پورا اقرار کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کو ایک ماننے کے یہ معنی صاف طور پر معلوم ہو گئے۔ کہ اس کا اقرار کرنے کے ساتھ ہی۔ اس انسان کے خدا کا رسول ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس نے یہ بات بتائی ہو۔ کیونکہ اس کے بتلائے بغیر یہ علم نہیں ہو سکتا کہ خدا ایک ہے۔ یا زیادہ تو جس طرح لا اله الا الله کے اندر محمد رسول شامل ہے اسی طرح ان دو جملوں میں اسلام کی ساری تعلیم داخل ہے۔ مگر بہت لوگ ہیں جو کہدیتے ہیں کہ صرف ان دو جملوں کے کہہ دینے سے۔ اور اسلام کی باقی تعلیم پر عمل نہ کرنے سے بھی انسان مسلمان ہو سکتا ہے۔ حالانکہ انھیں دو جملوں میں اسلام کی ساری تعلیم شامل ہے۔ اور اسلام کی کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ جس کا ثبوت ان سے نہیں ملتا

اس زمانہ میں کلمہ شہادت پر غور نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں۔ وہاں ایک نہایت ہی خطرناک برائی بھی پیدا ہوگئی ہے۔ جس کا رد اسی کلمہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ برائی یہ ہے کہ آجکل ان سے جتنے فعل سرزد ہو رہے ہیں۔ وہ یا تو دوسروں کے خوف سے ہو رہے ہیں یا اپنے طمع اور لالچ کی وجہ سے وہ کوئی کام کرنے لگیں۔ اس میں یہ دیکھیں گے کہ دوسرے ہمیں کیا کہیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ یہ دیکھتے کہ جو کام کرنے لگے ہیں۔ وہ حق ہے یا نہیں۔ یہ دیکھیں گے کہ اس کے کرنے پر دوسرے ہمارے متعلق کیا رائے قائم کریں گے۔ آیا اچھا کہینگے یا برا۔ یہ بات ان کے تمام کاموں میں نظر آتی ہے۔ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیادی۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ حق اور راستی کیا ہے۔ بلکہ دوسروں کے خوف اور ڈر کو دیکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ یہ لوگ بہت سی

باتیں محض اس لئے قبول نہیں کرتے۔ کہ لوگ ہمیں بُرا کہیں گے۔ حالانکہ ان کے حق ہونے میں انہیں کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ اور اس طرح دین کی باتوں کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے ایمان کو اور دنیاوی باتوں کے اختیار نہ کرنے کی وجہ سے دنیاوی حقوق کو برباد کر رہے ہیں۔ اور یہ بُرائی ان کے دلوں میں ایسی گڑ گئی ہے کہ وہ حق کو چھوڑ دینا آسان سمجھتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی ناراضگی سے ڈر کر ناحق کو ترک کرنا بہت مشکل خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے مقابلہ میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور سب کو چھوڑ دیں گے۔ لیکن جب وہ لوگوں کے ڈر کی وجہ سے حق کو چھوڑتے اور ناحق کو اختیار کرتے ہیں۔ تو ان کے متعلق کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کا صحیح طور پر اقرار کرتے ہیں۔ آج کل ہی جو سیاسی شور پڑا ہوا ہے اس میں لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ جس بات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ وہ اگر حاصل ہو گئی تو ہمیں سخت نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ مگر باوجود اس جاننے کے چونکہ انہیں یہ خوف لگا ہوا ہے کہ اگر ہم نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔ تو لوگ ہمیں خوشامدی کہیں گے۔ اس لئے وہ بھی ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ تو ایک بات ہے۔ ان کے ہر کام میں یہی نقص اور غلطی نظر آتی ہے۔ حالانکہ اسلام کا اصل الاصول یعنی کلمہ شہادت انہیں بتلاتا اور آگاہ کرتا ہے۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ خدا کو ایک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رسول ماننا چاہئے۔ یعنی ان کے مقابلہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے۔ جس سے ڈر اور خوف پیدا ہو۔ اور راستی کو چھوڑ دیا جائے۔

جب ہم یہی بات مذہب کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے اس میں بھی یہی کمزوری دکھائی جاتی ہے۔ ہماری جماعت میں ہی ایک اختلاف پیدا ہوا۔ اور اس کی وجہ سے کچھ لوگ الگ ہو گئے۔ اگر ان کے الگ ہونے کی سب سے بڑی وجہ دیکھی جائے تو یہی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور ان کے نہ ماننے والوں کو کافر کہیں۔ تو لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ اور ان کے جوش ہمارے خلاف بھڑک اُٹھتے ہیں۔ لیکن یہ وہی خوف اور ڈر ہے۔ جس کا لا الٰہ الا اللہ میں رد کیا گیا ہے۔ کہ مومن کو خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں کسی بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اور حق کو کسی مخالفت اور دشمنی کی وجہ کر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ حق کو قبول کرنے والے ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں پس ہم نے جب حضرت مرزا صاحب کو خدا کا سچا رسول مان لیا ہے۔ تو پھر ان کو کیوں دنیا کے سامنے پیش نہ کریں۔ اور لوگوں کی مخالفت سے کیوں ڈر جائیں وہ ہمارا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں۔ اس وقت تک ہمارا کیا بگاڑ لیا ہے۔ کہ آئندہ کچھ بگاڑ لیں گے۔ ہم کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئی ہیں۔ ہماری جائدادیں چھینی گئیں۔ ہمیں مشکلات میں ڈالا گیا۔ ہم سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے گئے۔ مگر باوجود ان کی ہر قسم کی مخالفانہ کوششوں کے دیکھنا یہ چاہئے کہ کیا ہم گھٹ رہے ہیں۔ یا بڑھ رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں ہماری جماعت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ ہر روز لوگ بیعت کرتے۔ اور ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ بیعت کے خطوط روزانہ ڈاک میں آتے ہیں۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود ہمارا قدم آگے ہی آگے پڑ رہا ہے۔ اور اُن کی مخالفت ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکی۔ پس جس دنیا کی مخالفت ایسی ذلیل اور حقیر ہو اس سے ہمیں کیا ڈر رکھنا چاہئے۔ اور جبکہ ہمیں پورا پورا یقین اور ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں۔ اور آپ کا انکار ہلاکت اور تباہی ہے۔ تو کیوں اس کے اظہار سے باز رہیں۔ اور جبکہ کلمہ توحید میں ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔ یہی طریق دنیاوی معاملات کے متعلق ہمارے لئے ضروری ہے۔

مسیح اور مہدی دو وجود نہیں
ایک ہی مامور کے دو نام ہیں

اکثر مسلمان اس غلطی میں پڑے ہیں کہ مسیح الگ وجود ہے۔ اور مہدی الگ وجود ہے۔ حالانکہ عقیدہ جو قرآن شریف و حدیث کے مطابق ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو بزرگ آخری زمانہ میں مسیح ہو کر آئیگا۔ وہی مہدی بھی ہوگا۔ اس کے بہت سے ثبوت ہیں۔ جن میں سے کچھ لکھے جاتے ہیں

پہلا ثبوت حدیث کی چھ نہایت صحیح۔ اور معتبر کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اُن میں سے اول درجہ پر بخاری شریف دوسرے درجہ پر مسلم شریف ہے۔ ان دونوں کتابوں میں یہ ذکر تو ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اُترے گا۔ جو اُمت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور مسلمانوں کا امام بنے گا۔ مگر یہ ذکر کہیں بھی نہیں کہ امام مہدی آئیگا۔ اگر امام مہدی آنے والا کوئی الگ وجود ہوتا تو اُس کا بھی ضرور ذکر ہوتا کیونکہ اتنے بڑے امام کی خبر دینی بڑی ضرورتی تھی۔

دوسرا ثبوت مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے، جس کا یہ ترجمہ ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اُمت کس طرح ہلاک ہوگی۔ جس کے ابتدا میں میں ہوں درمیان میں مہدی۔ اور آخر میں مسیح اب اگر مسیح علیہ السلام کے اُترنے کے زمانہ میں کسی الگ مہدی نے آنا ہوتا تو حضرت نبی کریم اس کا ذکر بھی فرماتے۔ اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوا کہ مسیح اور مہدی دو نہیں۔

تیسرا ثبوت حدیث کی چھ معتبر کتابوں میں سے ایک کا نام ابن ماجہ ہے۔ اس میں ایک حدیث ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی حالت خراب ہوتی جائیگی۔ اور بُرے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اُس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔ سوائے عیسیٰ کے۔ اصل لفظ حدیث کے یہ ہیں:۔ لا مھدی الا عیسیٰ اس سے بھی یہ

معلوم ہوا کہ قیامت کے نزدیک صرف مسیح موعود ہی مہدی ہوگا۔

چوتھا ثبوت ۔ مسلمانوں کے چار فرقے مشہور ہیں حنفی ۔ شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی ۔ حنبلی فرقے کے امام صاحب کا نام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہے ۔ اُن کی مسند میں ایک حدیث ہے ۔ جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ اُتریگا **اماماً مہدیاً حکماً عدلاً** ۔ جو امام مہدی ہونگے انصاف سے فیصلہ کرنے والے۔

پانچواں ثبوت حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ ایک ہی وقت میں مسلمانوں کے دو امام نہیں ہوسکتے۔ سو جو لوگ کہتے ہیں مسیح اور ہے ۔ مہدی اور ہے ۔ وہ بتائیں کہ اس حدیث کے خلاف بات ہوگی ۔ یا نہ ہوگی۔

چھٹا ثبوت ۔ جو نشانیاں حضرت عیسیٰ کی حدیث میں آئی ہیں ۔ وہی امام مہدی کی بھی بیان کی گئی ہیں۔ اگر بخاری شریف میں یہ لکھا ہے ۔ کہ مسیح آکر لڑائیوں کو موقوف کردے گا ۔ تو امام مہدی کے لئے بھی حدیث میں آیا ہے ۔ وہ خونریزی نہیں کرے گا ۔ بلکہ ایسا رحیم کریم انسان ہوگا کہ سوتے کو جگائے گا نہیں ۔ یہ بات نواب صدیق حسن خاں صاحب کی کتاب میں لکھی ہے ۔ پھر جو حلیہ ہے ۔ سیدھے بال ۔ گندمی رنگ یہی حلیہ مہدی کا حدیث میں آیا ہے ۔ دونوں کے رہنے کی مدت بھی چالیس سال لکھی ہے ۔ دونوں کے متعلق یہ روایت ہے ۔ دو زرد چادریں رکھتے ہونگے ۔ یعنی دو بیماریاں ۔ پھر مسیح کے لئے ترمذی میں لکھا ہے کہ وہ دمشق کے مشرق کی طرف نازل ہوگا ۔ ابن ماجہ میں ہے کہ اللہ کا خلیفہ مہدی خراسان مشرق کی طرف سے آئیگا ۔ یہ پانچوں باتیں ثابت کرتی ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود دو نہیں ۔ ایک ہی شخص ہے۔

ساتواں ثبوت یہ ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نے پیشگوئی فرمائی تھی ؎

مہدی وقت عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم
ا ۔ ح ۔ م ۔ د ی خوانم
نام آں نامدار مے بینم

یعنی وقت کا امام مہدی اور زمانے کا عیسیٰ ایک شہسوار کے دو خطاب ہیں ۔ اس نامدار کا نام احمد ہوگا۔

یہ سات ثبوت سنکر ۔ ہر مسلمان کا فرض ہے ۔ کہ وہ امام مہدی اور مسیح ایک ہی مبارک وجود کو سمجھے جو آخری زمانہ میں ہم گنہگاروں کی اندرونی اصلاح کرے گا اس لئے مہدی کہلائیگا ۔ اور بیرونی فتنوں سے بچائیگا ۔ اس لحاظ سے مسیح کا نام پائیگا۔

خاکسار سلطان صفیہ بشیرہ رشید احمد از قادیان

مخدومی قاضی اکمل صاحب نے یہ سبق زرقم مضمون کو نوٹ کرایا ہے ۔ جو اس نے اپنی دوسری بہنوں کو الفضل کے ذریعہ پہنچایا ہے ۔ آپ کا ارادہ ہے کہ اس طریق سے احمدیت کے مسائل عام فہم زبان اور جامع طور پر مرتب کرا کے احمدی خواتین کے افادہ کے لئے شائع کئے جائیں ۔ (شہاب ۔ نائب مدیر)

اسمہ احمد کی پیشگوئی پر مولوی صدر الدین صاحب سے گفتگو

مولوی صدر الدین صاحب سے میں نے پوچھا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ عیسیٰ نے مسیح موعود کا احمد نام لیکر پیشگوئی کی ہے ۔ اور وہ احمد میں ہوں ۔ کیا اسی طرح رسول اللہ صلعم نے بھی اپنے اوپر اس پیشگوئی کو چسپاں کیا ہے ۔ میرا دعویٰ ہے کہ ہرگز ہرگز رسول اکرم نے ایسا نہیں کیا ۔ اگر آپ دکھاویں تو میں ابھی آپ کی بات مان لونگا۔

مولوی صاحب نے بجائے جواب کے مجھ سے پوچھا کہ اچھا تم جب انجیل کی پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلعم کو سمجھتے ہو ۔ کیا قرآن میں اس پیشگوئی کا مصداق رسول اللہ نے اپنے آپ کو کہیں قرار دیا ہے ۔ میں نے کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں ۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ قرآن میں رسول اللہ صلعم کو تورات والانجیل کا مصداق بیان کیا ہے ۔ مگر اس طرح نہیں کہ پہلے اس پیشگوئی کی تفصیل ہو ۔ پھر کہا ہو یہ میں ہوں ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پھر قرآن تو نامکمل کتاب ہوئی ۔ کہ آپ نے زبردست صداقت کا پہلو ترک کر دیا ۔ میں نے کہا کامل کتاب کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ تمام پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کرے ۔ اگر یہ صحیح نہیں ہے تو بہت اچھا ۔ آپ موسیٰ کی پیشگوئی کی تفصیل قرآن شریف سے مجھے دکھا دیں ۔ تو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ دیکھو قرآن میں تو آیا ہے کہ فاتو بالتورات فاتلوھا ان کنتم صادقین یعنی میرے صدق دعوے پر تورات بھی گواہ ہے ۔ اگر تم نہیں مانتے تو جاؤ تورات لاؤ ۔ معلوم ہوا کہ آپ تورات کی پیشگوئی کے مصداق تھے ۔ میں نے کہا کہ اول تو یہ آیت حلال وحرام کی بحث میں آتی ہے نہ کہ صدق وعدم صدق دعوے کی بحث میں ۔ پر چلو میں مان لیتا ہوں کہ آپ کا استدلال درست ہے ۔ لیکن اگر یہی جواب ہے ۔ تو میں اس طرح تو قرآن شریف میں آپ کا انجیل کی پیشگوئی کا مصداق ہونا بہت ہی واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں ۔ مثلاً محمد رسول اللہ والذین آمنوا اشداء علی الکفار ورحماء بینھم ۔ ذالک مثلھم فی التورات والانجیل ۔ اس پر مولوی صاحب بول اٹھے ۔ کہ یہاں تو مثلھم ہے ۔ مثلہ نہیں ۔ میں نے کہا کہ ھم میں محمد اور ان کے صحابہ دونوں ہی مراد ہیں ۔ اس پر مولوی صاحب خاموش ہوگئے۔

حضرت سیدنا فضل عمر کا چیلنج اب بھی قائم ہے

مولوی صاحب اتفاق سے ایک غیر احمدی کو اسمہ احمد کے متعلق سمجھا رہے تھے ۔ کہ اتنے میں میں بھی آگیا ۔ اور میں نے اس غیر احمدی سے کہا کہ بھئی ہم تو احمدی ہیں ۔ کیونکہ ہم نے احمد کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ۔ اور یہی کہا تھا کہ آج ہم احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ اس لئے ہم تو حضرت مسیح موعود کو ہی احمد موعود یقین کرتے ہیں ۔ اس پر سلسلہ کلام شروع ہوا تو میں نے اسے بتایا کہ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح کا تو فرمانا یقین اور غیر احمدی مسلمانوں کو بھی

کھلا کھلا چیلنج ہے۔ کہ جو چاہے ان سے مباحثہ کرے مخالف کے کامیاب ہونے کی صورت میں اسے انعام بھی دیں گے۔ اس پر غیر مبایعین نے کہا کہ مولوی محمد علی تو تیار رہے۔ پر میاں صاحب مقابلہ سے بھاگ گئے۔ میں نے کہا کہ بھاگ تو مولوی محمد علی گئے جو دس ہزار روپیہ کی شرط مقرر کرکے جان بچانے رہے جواب ملا کہ دس ہزار روپیہ کی تو کوئی بات نہیں۔ بلکہ میاں صاحب نے ثالثوں کے انتخاب کو منظور نہیں کیا۔ میں نے کہا یہ بھی حیلے بازی تھی۔ کہ میاں صاحب کیجانب کے ثالث محمد علی منتخب کرے گا۔ کیا وجہ ہے کہ اپنے اپنے ثالث فریقین خود نہ چنیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر اب بھی تم لوگوں میں دم ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو یا کسی اور شخص کو جسے تم اپنا لیڈر تسلیم کرلو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ مقابلہ پر پیش کرو۔ پھر یاد رکھو کہ ہمارا خلیفہ تو اس جری اللہ کا بیٹا ہے۔ جس کے مقابلہ پر کوئی نہ نکلتا تھا۔ اور اگر نکلتا تھا۔ تو شتر مرغ کی طرح حیلہ جو۔ اور یہی حال اب بھی مخالفین کا ہے۔

وفات مسیح پر اسمہ احمد سے استدلال

مولوی صدرالدین صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کا وہ مقام پیش کیا جہاں حضرت صاحب نے آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے وفات عیسیٰ پر اس طرح استدلال کیا ہے کہ عیسیٰ تو کہتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد احمد نبی آئیگا پس اگر عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں۔ تو محمد رسول اللہ صلعم بھی ابھی تک نہیں آسکتے۔ پھر مولوی صدرالدین نے کہا کہ دیکھو یہاں کس صفائی سے آیت زیر بحث کو رسول اللہ کے حق میں فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ آمنا وصدقنا۔ جو حضرت صاحب فرمائیں سر آنکھوں پر۔ لیکن آپ فرمائے کہ میں نے جو آپ کے سامنے بل ذکر احمد بالتصریح کا حوالہ پیش کیا ہے۔ اسے آپ بھی قبول کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ کیونکہ اگر آپ اسے قبول کریں۔ تو پھر دونوں کلاموں میں جو تناقض ظاہراً معلوم ہوتا ہے۔ اس کا حل کیا ہوا۔ بجائے اس کے کہ مولوی صاحب کہتے کہ ہم اس حوالہ کو بھی قبول کرتے ہیں مجھے کہا کہ آپ آئینہ کمالات کی عبارت کو کیا کریں گے۔ میں نے کہا یہ تو بڑی سہل بات ہے۔ اس کا آپ فکر نہ کریں۔ پھر سوال ہوا کہ اچھا تم بتاؤ اس کے تم کیا معنی کروگے۔ میں نے کہا کہ آپ ہی بتائیں جبکہ ازالہ اوہام میں حضرت اقدس اس آیت کا مصداق اپنے تئیں ٹھیرا چکے ہیں۔ تو اب اس کو وفات مسیح کے لئے پیش کرنا کیونکر ہے۔ میرے خیال میں تو بات صاف ہے کہ یہ ایک برہان خطابی ہے۔ چونکہ مسلمان ایک طرف عیسیٰ کو زندہ مانتے ہیں۔ دوسری طرف اسمہ احمد کا مصداق رسول اللہ صلعم کو یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے یہ بھی دلیل وفات عیسیٰ ہے مولوی صاحب بجائے کوئی معقول جواب دینے کے نفرت سے فرمانے لگے کہ یہ تو مولویوں والی باتیں آپ نے سیکھ رکھی ہیں۔ حالانکہ انھیں چاہئے تھا کہ اگر حق ہے تو قبول کرتے۔ ورنہ جواب لاتے۔ مولویوں والی بات کہدینے سے دلیل میں ضعف نہیں آسکتا۔ یہاں تک گفتگو کے بعد ادھر اُدھر کی باتوں میں سلسلہ کلام بند ہوگیا۔

عمر الدین از شملہ

حضور وزیر ہند سے ملاقات

پایونیر الہ آباد ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء ہزایکسلنسی حضور وائسرائے بہادر ورائٹ آنریبل سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے مفصلہ ذیل صاحبان سے دہلی میں ۱۵ - نومبر کو ملاقات کی۔

رائے پیارے لال صاحب اور ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری صاحب نمائندگان انڈین ایسوسی ایشن دہلی۔

میجر ملک سر عمر حیات خانصاحب ٹوانہ کے۔ سی۔ ایس آئی۔ نواب حاجی فتح علی خانصاحب قزلباش سی آئی ای۔ آنریبل خانبہادر ملک محمد امین خانصاحب نمائندگان پنجاب مسلم ایسوسی ایشن

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب قادیانی امام جماعت احمدیہ

وی پی آتے ہیں

جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ نومبر میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام دسمبر کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔ جو صاحب وی پی واپس کریں گے ان کا پرچہ تا ادائے قیمت امانت رہیگا۔ مینجر۔

رشتہ کی ضرورت

ایک شریف گھرانے کی دو لڑکیاں ہیں خواندہ۔ امور خانہ داری سے واقف ایک ۱۶ سال کی دوسری ۲۲ سال کی۔ ان کے نکاح کے لئے مغل۔ پٹھان۔ ککے زئی۔ اور اس طبقہ کے خاندان سے درخواستیں آنی چاہئیں۔ آمد کم از کم ۴۰ روپیہ ماہوار صاحب جائداد ہو۔ جواب کے لئے ٹکٹ اکمل قادیان

(۳)

تحفہ لاثانی

از مامیران و اثمد اصفہانی

گھبراتے کیوں ہو اللہ حافظ ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اس کے فضل سے تحفہ لاثانی تیار ہوگیا ہے۔ اس کے وجود سے شافی مطلق شفا دیگا۔ اب الٰہی فضل سے آنکھیں کوئی تکلیف نہ پائیں گی فضل رب شامل حال ہوکر غم و رنج فکر کے دن کٹ گئے۔ بہار ہوگئی خزاں کے دن چل بسے تو تحفہ لاثانی لوٹ لو اپنے خالق کا شکریہ بجا لاؤ۔ ہم نے بوجہ اس کی محنت اور قیمتی ہونے اجزا کے قیمت بہت کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ یہ تحفہ لاثانی محافظ چشم ہے جالا دھند۔ غبار خارش چشم آنکھ کے پانی کا جاری رہنا۔ کوندی ناخونہ پڑوال۔ ککرے۔ ضعف بصر ان بیماریوں کے لئے بفضلہ ہمہ صفت موصوف بلکہ اکسیر مسیحائی ہے۔ فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت ۲ ماشہ ۸/ فی تولہ ۴/

ملنے کا پتہ

نظام جان عبدالرحمٰن کاغانی قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

ہنگامہ یورپ

روس لنڈن ۱۸ - نومبر - ایک بے تار کا روسی سرکاری اعلان مظہر ہے

دکھونین کا ایک اعلان جو پیٹرو گریڈ میں شائع ہوا ہے مظہر ہے کہ میں نے عارضی طور پر کمانڈر اعلیٰ کا منصب لے لیا ہے - پیٹرو گراڈ میں مزید فوج نہ لائی جائے - صرف باربرداری کے ان ذرائع کی آمدورفت کی اجازت ہوگی - جو فوجی کارروائیوں سے تعلق رکھتے ہیں -

اطالیہ لنڈن - ۱۷ - نومبر - ریوٹر کے نامہ نگار مقیم اطالوی صدر مقام نے وینس کے تخلیہ کے متعلق پر لطف واقعات بھیجے ہیں - جو شہریوں کے نقل مکان اور بیش قیمت اسباب کے لے جانے کے بارے میں ہیں - وہ لکھتا ہے کہ ناٹا کے نائٹ ہسپتال ٹرینیں لے گئے - کہ ضعیف اور ناتوان اشخاص کو جنوبی مقامات کی طرف لے جائیں - اس شہر میں سے جو اب معرض خطر میں ہے مودبانہ طور پر اس کے قدیم مستند برنج اور سنگ مرمر کے مجسمے صنعت کاری اور لوہے کے کام کے اعلیٰ نمونے جن کی مہذب دنیا ثنا خواں ہے منتقل کئے جا رہے ہیں - یہ خزائن نہایت احتیاط کے ساتھ عجائب خانہ مائیکل انجلو واقع روما کی طرف لے جا رہے ہیں - ان میں وہ مشہور و معروف ملمع کے برنجی گھوڑے بھی ہیں جو سینٹ مارک گرجا کی بڑی ڈیوڑھی کے اوپر نصب تھے - ہر ایک گھوڑا ۵ فٹ اونچا اور ۴ ٹن سے زائد وزنی ہے - ان کے علاوہ بارٹولومیو کولیونی کا شہسوار بت بھی ہے جسے رسکن نے مجسمہ سازی کا نہایت شاندار نمونہ حاضرہ بنایا تھا

غنیم کی پرزور جدوجہد لنڈن ۱۹ - نومبر ریوٹر کے نامہ نگار نے اطالوی فوجی مستقر سے گذشتہ شب اطلاع دی تھی کہ غنیم کی پرزور کوشش کے باعث جس کی امداد پر علی التواتر فوج اور توپخانہ آرہا ہے اغلب ہے اطالوی سردست اس قابل ہونگے کہ حملہ میں تاخیر کر دیں - لیکن اس طرح انھیں مہلت مل جائیگی - جسمیں جوابی حملے کے لئے تیاریاں ہو سکینگی - پیاوے کے خط مدافعت کو چھوڑنا ایک تکلیف دہ ضرورت ہوگی - تاکہ یہ طیاریاں پورے طور پر کامیابی سے عمل میں آسکیں -

اطالویوں کی ناکام کوشش

لنڈن - ۱۸ نومبر ایک بے تار کی جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ زبردست اطالوی فوجوں نے ایسیاگو کے شمال و مشرق میں پہاڑیوں کو واپس لینے کی بیسود کوشش کی -

اطالویوں کی شدید مزاحمت

لنڈن ۱۹ - نومبر پیرس - ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آج کا نہایت اہم واقعہ اطالویوں کی شدید مزاحمت ہے - جو جوابی حملے کی صورت اختیار کر گیا ہے - اس کی امداد پر ان فوجوں کی کمک ہے - جو کوہستانوں میں آسٹریویوں اور جرمنوں کی متحدالمرکز چالوں کو روکنے پر تلی ہوئی ہیں - غنیم برنٹا اور پیاوے کے مابین بڑی جدوجہد کر رہا ہے - کیونکہ اگر وہ اطالوی قلب کو توڑ دے تو وہ میمنہ کو پچھلی طرف سے جا لے گا - مگر اس خط مدافعت کی اہمیت کے باوجود جس سے ٹریویزو اور وینس کی حفاظت ہوتی ہے جنگ کی تمام دلچسپی سیٹی کمیونی کی پہاڑیوں میں مرکوز ہو گئی ہے - جہاں سے میدان بسانو پر زد پڑتی ہے -

فلسطین لنڈن ۱۷ - نومبر - ۱۶ نومبر کی تاریخ کا قاہرہ سے چلا ہوا تار مظہر ہے کہ باوجود شدید مخالفت کے وسٹ کنٹری میں اور ہندوستانیوں نے وادی سرر کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا سکاٹش فوجیں منصورا تک پہنچ گئیں - اور سفورا کے شمال میں یومنری فوج نے بانا ہ پر قبضہ کرنے کے علاوہ ۸۰ قیدیوں کو گرفتار کیا - آسٹریلوی افواج کسارہ تک پہنچ گئیں اور رملہ تک بڑھتی چلی گئیں - نیوزی لینڈ والوں نے پیش قبضوں سے زبردست جوابی حملے کو پسپا کیا اور غنیم کو سخت نقصانات برداشت کرنے پڑے

ہندوستان کی خبریں

فسادات بہار کے متعلق مقدمات

عدالت خاص گیا میں ۱۸ نومبر کو کئی ملزمان کی طرف سے ضمانت پر رہا کئے جانے کی درخواستیں پیش کی گئیں جو نامنظور ہوئیں مقدمہ بہار بگھا میں صفائی کی طرف سے ۶ گواہان پیش ہوئے - جنہوں نے بیان کیا کہ ملزمان فساد کے وقت وہاں پر موجود نہ تھے - بلکہ کسی اور جگہ تھے ان گواہوں پر جرح کی گئی - زاں بعد طرفین کے وکلاء کی بحث ہوئی - اور کمشنران نے ۲۱ - نومبر تک فیصلہ محفوظ رکھا

ہوم رول لیگ کا ڈیپوٹیشن

ہوم رول لیگ کا ڈیپوٹیشن جو ۲۶ نومبر کو دہلی میں مسٹر مانٹیگو کی خدمت میں پیش ہوگا - اس کے سرگروہ مسٹر بال گنگا دھر تلک ہونگے - اغلباً مسٹر تلک کا داخلہ صوبہ دہلی میں بند ہے نہ معلوم وہ کس طرح دہلی میں داخل ہو سکیں گے - کیونکہ ابھی تک ممانعت کا حکم منسوخ نہیں ہوا -

اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب

مسٹر رنگ بہاری لال اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب مقرر کئے گئے ہیں -

ضرورت عقد

ایک شریف خاندان احمدی کو جس کی پہلی بیوی فوت ہو گئی علاوہ نقد و زیور و چالیس روپے ماہوار تنخواہ کے ودکانات و مکانات و اراضی زرعی کی جائداد تخمیناً ۲۰ ہزار روپیہ رکھتا ہے عقد کی ضرورت ہے - لڑکی پڑھی لکھی باسلیقہ غریب مزاج شریف النفس عمر میں ۱۸ سال سے زائد ہو -

شیخ و سید - مغل پٹھان - اقوام سے شیخ قریشی کو ترجیح دی جاویگی - باقی حالات بذریعہ خط و کتابت جو اکمل صاحب کی معرفت ہو طے ہو سکتے ہیں -

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۴۴۴) ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع نہیں ہوا